بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

جناب صدر اور معزز سامعین کرام مجھے آج جس موضوع پر لب کشائی کرنے کا موقع ملا ہے وہ ہے

حضرت ام المومنین رضی کی مہمان نوازی

اے ام المومنین ! تیری شان ہے بلند پہلو میں تیرے اتر آگیا ہے پیامِ حق

کیا وصف لکھ سکے۔یہ حقیر و فقیر قوم تو خَلق و خُلق میں ہے شان دوامِ حق

سامعین کرام !آنحضرت ﷺ نے آنے والے مسیح و مہدی کے متعلق فرمایا تھا کہ 'لوکان الایمان معلقا بالثریا لنا لہ رجل من ابناء الفارس" کہ جب ایمان ثریا پر چلا جائے گا تو ابنائے فارس میں سے ایک شخص آئے جو دوبارہ ایمان کو دنیا میں قائم کردے گا اسی مہدی کے متعلق فرمایا کہ "یتزوج و یولد"یعنی وہ شادی کرے گا اور اس کی اولاد سے ایسے روشن ستارے پیدا ہونگے جو دنیا کو ایمان کی روشنی سے منور کر دیں گے۔اس موعود امام، بروز محمد ﷺ اور مثیل مسیح کے لیے جس حسین پھول کا انتخاب کیا گیا وہ سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ تھیں۔آپ کا ہر وصف سورج کی طرح روشن تھا انہی اوصاف میں سے ایک عظیم وصف مہمان نوازی کا تھا۔الہام "وسع مکانک" کے ساتھ یہ امر یقینی تھا کہ اب مہانوں کی آمد و رفت زیادہ ہو گی مگر آپ نے ساری عمر خوش اخلاقی اور خوش اصلوبی سے مسیح پاک کے مہانوں کی خدمت کر کے سنت رسول ﷺ کا حق ادا کر دیا۔**آپ بلا تفریق رنگ و نسل اور امیر غریب کے مہمان نوازی کر تیں۔چنانچہ مکرم عبدالقادر صاحب کراچی بیان کرتے ہیں کہ :۔**

"میری والدہ پہلی بار قادیان تشریف لے گئیں۔دارالامان پہنچتے ہی آرام کئے بغیر سیدھی حضرت ام المومنین رضی اللہ عنھا کی خدمت میں جا حاضر ہوئیں لباس بھی تبدیل نہیں کیا تھا اسی میلی کچیلی حالت میں بوجہ شوق زیارت چلی گئیں۔حضرت ام المومنین اس وقت پلنگ پر تشریف فرما تھیں اور ارد گرد مستورات کا کافی جمگھٹا تھا۔والدہ صاحبہ مرحومہ نے جذبہ محبت سے مجبور ہو کر آگے بڑھنا چاہا۔لیکن چند عورتوں آگے جانے سے روک دیا۔مجبورا والدہ صاحبہ نے دور سے ہی بلند آواز سے سلام عرض کیا تو حضرت ام المومنین نے نہایت شفقت کے ساتھ فرمایا

"وعلیکم السلام۔ آیئے آیئے میرے پاس تشریف لایئے۔"

والدہ صاحبہ قریب پہنچیں تو آپ نے اٹھ کر مصافحہ فرمایا اور خیریت دریافت کرنے کے بعد اپنے پاس پلنگ پر بٹھایا۔ پھر فرمایا پیاس تو ضرور ہوگی اور معاً اٹھ کر خود ہی صراحی میں سے ٹھنڈے پانی کا گلاس بھر کر اپنے دست مبارک سے عطا فرمایا۔"

(سیرت حضرت اماں جان مرتبہ احمد طاہر مرزا ص211)

آپ مہمانوں کی پسند کا خیال بھی رکھتیں چنانچہ حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ:۔

"مہمان حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ گول کمرہ میں کھانا کھاتے تھے جب کھانا کھا چکے۔ تو ایک شخص آیا اور اس نے آواز دی کہ کسی مہمان کو کوئی خاص ضرورت ہو......... میں نے بے تکلفی سے کہہ دیا کہ مجھے لسی کی عادت ہے تھوڑی دیر میں دہی کی میٹھی لسی لائی گئی میں نے پی اور بعض دوسرے دوستوں نے بھی پی۔ غالباً بعض دوسرے دوست حسب عادت چائے یا پان منگواتے تھے مہمانوں کے آرام کے خیال کی یہ ایک اچھی مثال ہے کہ کسی مہمان کو کسی خاص عادت کی وجہ سے تکلیف نہ ہو اور اس سے دریافت کر لیا جائے۔"

(سیرت حضرت اماں جان مرتبہ احمد طاہر مرزا ص212)

چھوٹے ہوں یا بڑے سب آپ کے دستر خواں سے فیض یاب ہوتے چنانچہ حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ:۔

"میں سب سے پہلے جون 1898ء میں قادیان آیا، میں بچہ تھا............... چوتھی جماعت میں پڑھتا تھا................ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ جب ہم دار المسیح کے پاس کہیں بیٹھے ہوں تو اندر سے کوئی خادم کھانے کی چیز لے آتا تھا۔ یہ تعلق اور خوشی کے اظہار کے لیے ہوتا تھا۔"

(سیرت حضرت اماں جان مرتبہ احمد طاہر مرزا ص212)

آپ مہمانوں کے لیے مختلف قسم کے لذیذ اور عمدہ کھانے وافر مقدار میں تیار کرواتیں تھیں چنانچہ مکرمہ امۃ الرحیم صاحبہ بنت حضرت عبدالرحمن صاحب قادیانی بیان کرتی ہیں کہ:۔

"میرے شوہر محترم مرزا صاحب اپنی ملازمت سے رخصت پر قادیان تشریف لائے، حضرت سیدۃ النساء کو بہت خوشی ہوئی۔ایک دن اپنی خاص نگرانی میں کھانا تیار کرا کر حضور نے بطور ضیافت کے بھجوایا۔ہم گھر کے دو ڈھائی افراد تھے لیکن حضرت ممدومہ رضی اللہ عنھا نے مختلف قسم کے لذیذ دار عمدہ کھانے اتنی مقدار میں بھجوائے کہ دس افراد کے لیے کافی تھے۔ چنانچہ اس ضیافت سے میرے میکہ والوں نے بھی برکت حاصل کی۔"

(سیرت حضرت اماں جان مرتبہ احمد طاہر مرزا ص212)

آپ ہمیشہ بے تکلفی سے کام لیتں اور جو کچھ گھر میں پکا ہوتا خود مہمانوں کے سامنے پیش کرتیں۔ حضرت زینب بی بی صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ:۔

"ایک دفعہ میں قادیان دارالامان میں حضرت اماں جان رضی اللہ عنھا کے مکان پر ملاقات کرنے گئی، جب میں حضور کے گھر پہنچی۔تو حضرت اماں جان اپنے باورچی خانے میں کڑھی پکا رہے تھے اور اس کڑھی میں انہوں نے خوب پکوڑے ڈالے ہوئے تھے۔اس وقت میری پیاری والدہ صاحبہ بھی میرے ہمراہ تھیں۔ حضرت اماں جان نے ہماری مہمان نوازی کو مد نظر رکھتے ہوئے دو سچی چینی کی پلیٹوں میں اپنے دست مبارک سے پکائی ہوئی کڑھی ڈال دی۔اور ساتھ دو چپاتیاں ایک سینی میں رکھ کر ہم دونوں کے آگے وہ سینی رکھ دی ہم نے کہا کہ حضور نے یہ کیوں تکلیف کی ؟تو آپ نے فرمایا کہ یہ تکلیف کی کونسی بات ہے اس وقت آپ دونوں ہماری مہمان ہیں۔مہانوں کی کچھ تواضع کرنی اللہ کا حکم ہے۔"

(سیرت حضرت اماں جان مرتبہ احمد طاہر مرزا ص214)

آخر پر حضرت مسیح موعودؑ کی نظر میں آپ کا مقام بیان کر کے اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ:۔

خدا تعالیٰ نے مجھے لڑکوں کی بشارت دی اور وہ اس بی بی کے بطن سے پیدا ہوئے۔اس لیے میں اسے شعائراللہ سے سمجھ کر اس کی خاطر داری رکھتا ہوں اور جو وہ کہے مان لیتا ہوں"

(سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ مرتبہ شیخ محمود احمد عرفانی و شیخ یعقوب علی عرفانی ص229)

قوموں کی ماں ہے تو ان کی ترقی کی جاں ہے تو
جاری رہے گا تجھ سے یہ فیضان عام حق

آئندہ آنے والی خواتین مبارکہ
اور ہونے والے سارے ائمہ عظام حق

تیرے ہی دم قدم سے ہیں وابستہ سب کے سب
بھیجا کریں گے تجھ پر درود و سلام حق

اللھم صل علی محمدؐ وعلی ال محمدؐ وبارک وسلم انک حمید مجید